اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ　ربوہ
یوم جمعہ
۱۸ رجب ۱۳۸۰ھ
فی پرچہ دس نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵　｜　۶ صلح ۱۳۴۰ ہش　｜　۶ جنوری ۱۹۶۱ء　｜　نمبر ۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۵ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی شفائے کامل و عاجل اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

افریقی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس شروع ہو گئی

کانفرنس میں شاہِ مراکش کی طرف سے افریقی ملکوں کی مشاورتی اسمبلی قائم کرنے کی تجویز

کیسا بلانکا ۵ جنوری۔ مراکش کے شاہ محمد خامس نے کل یہاں افریقی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ آپ نے اس موقعہ پر اپنی تقریر میں اقوام متحدہ پر الزام عائد کیا ہے کہ اس نے اپنے وعدوں کے مطابق صورت حال کا مقابلہ نہیں کیا۔ اور نو آبادیاتی طاقتوں نے کانگو میں کٹھ پتلی حکومت مسلط کرنے کی غرض سے باہم گٹھ جوڑ کیا ہے۔ آپ نے افریقی ملکوں کی مشاورتی اسمبلی قائم کرنے کی تجویز پیش کی۔

آپ نے "نئے افریقہ کے منشور" کے لئے حسب ذیل نکات پیش کئے۔

(۱) ابھی تک جو علاقے نو آبادیاتی چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں انہیں آزاد کرانے کی جدوجہد کی جائے (۲) ہر قسم کے نسلی امتیاز کا خاتمہ (۳) نو آبادیاتی نظام کے خلاف جدوجہد (۴) خود مختار ملکوں کی آزادی کا استحکام و تحفظ (۵) افریقی اتحاد کا قیام (۶) غیر جانبداری کی پالیسی کی توثیق (۷) افریقی علاقوں سے غیر ملکی فوجوں کا انخلاء (۸) افریقی علاقوں میں ایٹمی تجربات کی ممانعت (۹) افریقی معاملات میں غیر ملکی طاقتوں کی مداخلت نہ ہو۔ (۱۰) افریقہ کے اتحاد و استحکام کے لئے کارروائی۔

آپ نے کہا افریقی ملکوں کی یہ پالیسی کسی کے بھی خلاف نہیں۔ اس میں محض اس مشترکہ خواہش کا اظہار ہے کہ وہ تمام ممالک کے درمیان مفاہمت اور تمام قوموں کے درمیان صلح و آشتی کے متمنی ہیں۔ شاہ محمد خامس نے کہا صورت حال کی اہمیت کے پیش نظر اب وقت آ گیا ہے کہ ان نظریات کے فروغ کیلئے مناسب ادارے معرض وجود میں لائے جائیں۔ شاہ مراکش نے ان مقاصد کے حصول کے لئے حسب ذیل تجاویز پیش کیں۔

(۱) ایک افریقی مشاورتی اسمبلی کا قیام
(۲) افریقی اقتصادی و فوجی پالیسی میں اشتراک
(۳) تعاون کے لئے ایسی کمیٹیوں کی تشکیل جن کے جلدی جلدی اجلاس ہوں
(۴) اگر کسی افریقی ملک کی آزادی کو خطرہ لاحق ہو تو تمام افریقی ممالک کی امداد اس ملک کو مہیا کی جائے

شاہ مراکش نے کہا اب اس امر کی وضاحت ضروری ہو گئی ہے کہ آئندہ نئے افریقہ کی پالیسی کیا ہو گی۔ شاہ نے کہا کہ افریقی کانفرنس کے آئندہ اجلاس میں افریقی ملکوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو نمائندگی حاصل ہو گی۔ شاہ کی تقریر کے بعد کانفرنس کا اجلاس ملتوی ہو گیا۔

مراکشی وزیر اطلاعات مولائے احمد علوی نے بتایا کہ اب کانفرنس کے خفیہ اجلاس میں افریقہ سے متعلقہ امور اور شاہ مراکش کی طرف سے پیش کردہ نکات پر بات چیت ہو گی۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں داخلہ

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کا نیا تعلیمی سال شروع ہے۔ اس سکول کی نرسری پہلی اور چھٹی جماعت میں داخلہ ۷ جنوری بروز ہفتہ شروع ہو گا۔ جو دس دن تک جاری رہے گا۔ باقی جماعتوں میں بھی ٹسٹ لے کر بچوں کو داخل کیا جا سکتا ہے۔ کوائف ہیڈ مسٹرس صاحبہ سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو اس سکول میں داخل کروائیں۔ سکول میں عام مروجہ تعلیم کے علاوہ انگریزی ابتدائی جماعتوں سے پڑھائی جاتی ہے۔ اور دینیات پر خاص زور دیا جاتا ہے۔

محلہ دارالصدر جنوبی کی طرف سے مبلغینِ اسلام کے اعزاز میں

الوداعی تقریب

ربوہ ۵ جنوری۔ کل شام محلہ دارالصدر جنوبی کی لوکل تنظیم کی طرف سے اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے عنقریب بیرونی ممالک تشریف لے جانے والے مبلغینِ اسلام کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ ان مبلغین اسلام میں مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری، مکرم مسعود احمد خان صاحب ایم۔ اے اور مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب شامل تھے۔ اس تقریب میں جس میں صدارت کے فرائض مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا فرمائے (باقی ....)

سلسلہ احمدیہ کے ممتاز خادم

محترم مولانا عبد الغفور صاحب فاضل وفات پا گئے

اناللہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۵ جنوری۔ نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے ممتاز خادم محترم مولانا عبد الغفور صاحب فاضل (مربی سلسلہ احمدیہ) کل مورخہ ۴ جنوری ۱۹۶۱ء بوقت پونے ۴ بجے سہ پہر قریباً ۶۱ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

محترم مولانا صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت میاں فضل محمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ (ہرسیاں والے) کے فرزند اکبر تھے۔ آپ نہ صرف یہ کہ پیدائشی احمدی تھے بلکہ آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی جماعت میں شمولیت کا شرف بھی حاصل تھا۔ آپ کے والد صاحب بزرگوار نے آپ کو اس حال میں کہ آپ ابھی بچے ہی تھے حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر کے خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے شروع ہی سے علم دین حاصل کیا۔ آپ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ابتدائی شاگردوں میں سے تھے۔ اس طرح آپ کو حضرت حافظ صاحب رضی کی زیر نگرانی و زیر تربیت تیار ہونے والے مبلغین کے اولین گروپ میں (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ جنوری ۶۱ء

اسلامی قانون کے نفاذ کی عملی صورت

(قسط ۲)

حیرت ناک یہ امر ہے کہ مودودی صاحب کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ پاکستان میں شریعتی قانون کا نفاذ چاہتے ہیں جو یقیناً وہ صحیح قانون ہے جو کتاب و سنت میں ہے لیکن عملاً آپ اس پر راضی ہیں کہ شخصی معاملات میں تو فرقہ وارانہ فقہ کے مطابق فیصلہ کیا جائے اور ملکی سطح پر اکثریتی فقہ کے مطابق قانون بنایا جائے۔ اور یہ فیصلہ وہ اس بات کو سمجھتے ہوئے کرتے ہیں کہ خاص تعبیر جو ایک اقلیتی یا اکثریتی فرقہ کرتا ہے ممکن ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک صحیح نہ ہو۔ گویا اسکے صاف معنی یہ نہیں ہیں کہ خدا ورسول کا تو کوئی حکم نہیں ہے اصل حاکم دونوں شخصی اور ملکی لحاظ سے کسی خاص فرقہ کی فقہ ہے خواہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غلط ہی کیوں نہ ہو۔

سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح دنیا میں اسلام قائم ہوسکتا ہے؟ کیا ایک بات جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک غلط ہے شخصی یا ملکی ہونے کی صورت میں محض اس وجہ سے صحیح ہوجاتی ہے کہ کوئی خاص فرقہ یا اکثریت اس کو صحیح سمجھتی ہے۔ خدا را غور فرمائیے کہ آپ اسلام کو کس اندھے غار میں دھکیلنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ غور فرمائیے کہ ایک تعبیر جو ایک اقلیت صحیح مانتی ہے اور جو خدا کے نزدیک بھی صحیح ہے کیا محض اس وجہ سے غلط ہوجائے گی کہ اکثریت اس کو غلط مانتی ہے۔

یہاں اس بات کا ذکر کردینا خالی از دلچسپی نہیں ہوگا کہ مودودی صاحب بحث میں اپنے حریف کو پچھاڑنے کیلئے دو نہایت غیر متعلقہ ہتھیار استعمال کیا کرتے ہیں۔ آپ انہیں ہر معاملہ میں ان دونوں سے فراخی کے ساتھ کام لیتے ہوئے پائیں گے۔ اول یہ کہ آپ اپنے حریف پر "مناظرانہ انداز" کا الزام ضرور لگاتے ہیں اور دوئم یہ کہ آپ دینی معاملات میں تجربہ کار دینی علماء کی رائے کا ہوّا ضرور پیش کرتے ہیں جن سے ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ تو محض سمجھنے سمجھانے کے لئے بات کرتے ہیں اور آپ کو فیصلہ کن قول کہنے کا اس لئے حق ہے کہ آپ دینی فکر میں نہایت تجربہ کارانہ درجہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس بحث میں بھی آپ نے جا و بیجا طور پر کئی جگہ ان دونوں ہتھیاروں کو خوب استعمال کیا ہے اور جہاں دلیل نہیں سوجھی بے تحاشا یہ اندھے کی لاٹھی چلائی ہے۔ خیر ہمیں اس سے غرض نہیں آمدم بر سر مطلب۔

ہمارا سوال مودودی صاحب سے یہ ہے کہ اسلامی قانون کے نفاذ سے مطلب دنیا میں اسلام کو قائم کرنا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں اور صرف اپنی دینی علمیت جتانا ہے تو اور بات ہے لیکن اگر اس سے غرض اسلام کا قیام ہے تو بتایا جائے کہ ایک غلط تعبیر کو محض اس لئے کیوں ترجیح دی جائے کہ وہ اکثریت کی تعبیر ہے؟ مثلاً ہزار میں سے اگر ۹۹۹ صحیح تعبیر سے نابلد ہوں تو ہزار میں سے ایک کی صحیح تعبیر کو کیوں نظر انداز کرکے غلط تعبیر کو ملکی قانون کا حصہ بنایا جائے؟ اس کا جواب قرآن و حدیث سے دیا جائے کسی فرنگیانہ اصول سے نہ دیا جائے۔ شوریٰ بینہم یا شاورھم کی آڑ یہاں کام نہیں دے سکے گی کیونکہ "اذا عزمت" کی موجودگی میں کثرت رائے کا سوال کوئی معنی نہیں رکھتا۔

یہ تو ہم نے اسلام کے قیام و اشاعت کے نقطۂ نظر سے کہا ہے کہ مودودی صاحب کے اصول کے مطابق عمل کرنے سے اسلام کو کس قدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ مودودی صاحب نے یہ نظریہ اپنی عقل سے گھڑا ہے اور محض مغربی جمہوری نظام کے اصول کو اسلام میں گھسیڑنے کی کوشش کی ہے۔ اب ہم اسکے متعلق یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ سیاسی نقطۂ نظر سے بھی یہ نظریہ نہایت خطرناک نتائج کا حامل ہے۔

اس نظریہ کو اختیار کرنے سے گویا اسلام میں مختلف فرقوں کو مستقل حیثیت حاصل ہوجاتی ہے اور سیاسی لحاظ سے ان کے مابین ایک مستقل خانہ جنگی کی بنیاد استوار ہوجاتی ہے اور یہ فرقہ وارانہ خانہ جنگی مساجد اور مکاتب سے نکل کر سیاست کے ایوانوں میں بھی داخل ہوکر اسلامی حکومت کے پرخچے اڑانے کا نہایت خطرناک ذریعہ بن جاتی ہے۔

یہ ایک خطرناک نظریہ ہے کہ جس کا مزہ مسلمان اقوام آغاز اسلام سے ہی چکھتی آئی ہیں اور آخر کار مسلمانوں میں ایسے ہمہ گیر انتشار کا باعث ہوا ہے کہ مسلمان اقوام کی موجودہ نکبت اور تباہی در اصل اسی نظریہ کی مرہون ہے۔ کون نہیں سمجھ سکتا کہ اگر شیعہ سنی کا تنازعہ نہ ہوتا تو آج مسلمان اقوام کی تاریخ اس سے بالکل مختلف ہوتی جو ہوئی ہے۔

آج اگر ہم نے پاکستان کے اسلامی قانون میں مسلمانوں کے فرقوں میں اقلیت اور اکثریت کا سوال پیدا کردیا تو یہ ایک مستقل ناسور بن جائیگا اور اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر فرقہ برسر اقتدار آنے کے لئے ہمیشہ سرگرم عمل رہے گا۔ اور انجمن تحفظ حقوق شیعہ قسم کی سینکڑوں دینی سیاسی پارٹیاں معرض وجود میں آجائیں گی جو ایک دوسرے کو پچھاڑ کر اوپر آنے کی کوشش کرتی رہیں گی۔ اور اس طرح ملک و قوم شاہراہ ترقی پر چلیں تو ایک طرف پسماندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں اترتا چلا

(باقی صفحہ پر)

نقد و نظر

مثنوی ذوقی (موسومہ) شاہنامہ احمدیت

تصنیف:- سید حسین صاحب ذوقی سابق صدر عامل بلدہ ریٹائرڈ چیف پوسٹ ماسٹر حیدر آباد دکن۔

مطبوعہ:- نیشنل فائن پرنٹنگ پریس چار کمان حیدر آباد ۲ صفحے ۴۸+۳۰۰ ۔
قیمت درج نہیں۔ غالباً مصنف سے براہ راست طلب کرنے سے مل سکتی ہے۔

یہ دلپذیر مثنوی تین حصوں میں منقسم ہے۔ حصہ اول فروغ اسلام، حصہ دوم عروج احمدیت اور حصہ سوم اپنی کائنات سے موسوم ہے۔ حصہ اول میں اسلام کے صدر اول کے کچھ واقعات درج ہیں جیسکے چند عنوانات حسب ذیل ہیں۔ شان محمدؐ مدح قرآن ولادت رسالت مآب۔ سازش اہل مکہ۔ نقشہ روضہ منورہ۔ شان صدیق مخالفت خلفاء وغیرہ۔ اسی طرح حصہ دوم کے کچھ عنوانات حسب ذیل ہیں۔ نشاۃ ثانیہ چودھویں صدی۔ ولادت امام آخر الزمان مسیح موعود علیہ السلام۔ اسی حصہ میں احمدیت کی تاریخ اور اسکے عروج کو بیان کیا گیا ہے۔ تیسرے اور آخری حصہ میں مصنف نے کچھ اپنے حالات نظم کئے ہیں۔ مثنوی نہایت پاکیزہ۔ سادہ اور شستہ اردو میں لکھی گئی ہے۔ انداز نہایت دلکش اور پر اثر ہے۔ عوام کے حلقوں میں اگر خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جائے تو یقیناً دلچسپی سے سنی جائے گی۔ دیہات وغیرہ میں تبلیغی کام کے لئے نہایت مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ ذیل میں چند اشعار "ربوہ" کی تعریف میں بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں۔

کل جو تھا راغ آج ہے وہ باغ — اس میں روشن ہے ایک حق کا چراغ
گل و گلزار اس کی ہیں گلیاں — جس پہ قرباں بہشت کی کلیاں
دہر میں ایک گلعذار نہیں — ہاں بجز گل کے اس میں خار نہیں
وہاں رہتے ہیں قدسیانِ جہاں — کیوں نہ اس کو کہوں میں رشکِ جناں
نام دنیا میں جس کا ربوہ نام — شانِ قرآں ہے مرکزِ اسلام

منبع شانِ احمدیت وہ
بن گیا مرکزِ خلافت وہ

الغرض یہ مثنوی نہایت سادہ اور سیدھی سادھی زبان میں ہے۔ ہر قسم کے شاعرانہ تصنع سے پاک ہونے کے باوجود پُر اثر ہے۔ ہم مصنف کی محنت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چاہیئے کہ یہ کتاب ہر گھر میں موجود ہو بچوں کی تربیت کے لئے بھی بڑی مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق ان کے دلوں پر نقش بٹھانے میں خاصی ممد و معاون ہوگی۔

اسلام کا عالمگیر غلبہ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس برموقعہ جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۶۰ء

(۵)

افریقہ

گزشتہ صدی میں جو عیسائیوں کی ہمتیں بلند تھیں اور وہ خیال کرتے تھے کہ تمام دنیا میں عیسائیت کا غلبہ ہو جائے گا۔ اور اسلام کا نشان مٹا دیا جائے گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی تبلیغی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ اب وہ اس یقین کو ایک خوشکن توقع سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے اور انہیں احساس ہو چکا ہے کہ آخر اسلام غالب آئے گا۔ چنانچہ مسٹر Lymdin P. Harries اپنی کتاب Islam in East Africa مطبوعہ ۱۹۵۷ء میں لکھتے ہیں:۔

"موجودہ صدی کی ابتدا میں عیسائی مصنفین اس بات کے دعویدار تھے کہ اسلام بحیثیت سیاسی اقتدار کے کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور اس وجہ سے افریقہ میں اسلام کا نام مٹ جائے گا۔"

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"اب اس دعوے کو ماننے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں۔ اسلام کا چیلنج بدستور قائم ہے۔ بلکہ پہلے سے بھی بڑھ کر خطرناک صورت میں"

(۲) ایک اور عیسائی مصنف ایس جی ویلم سن پروفیسر غانا یونیورسٹی اپنی کتاب Christ or Mohamma میں لکھتے ہیں:۔

"غانا کے شمالی حصہ میں رومن کیتھولک کے سوا عیسائیت کے تمام اہم فرقوں نے محمد کے پیروؤں کے لئے میدان خالی کر دیا ہے۔ اشانٹی اور گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصوں میں عیسائیت آجکل ترقی کر رہی ہے۔ لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوشکن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا۔ اب معرض خطر میں ہے۔ اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے ..... کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھنچی چلی جا رہی ہے۔ اور یقیناً (یہ صورت حال) عیسائیت کے لئے کھلا چیلنج ہے۔ تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہوگا یا صلیب کا۔"

(۳) نائیجیریا کے لاٹ پادری نے جو رپورٹ بھجوائی۔ اور چرچ آف انگلینڈ کی سروے رپورٹ میں شائع ہوئی اس میں لکھا:۔

"تمام نائیجیریا اور خصوصاً اس کے مرکز لیگوس میں زیادہ سے زیادہ نفوس حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ یہی حال آبادان کا ہے جو ملک کا تعلیمی مرکز ہے۔"

(۴) اسی طرح نائیجیریا کے ایک کثیر الاشاعت اخبار Christian faith in danger کے زیر عنوان لکھا ہے:۔

"ہم چرچ کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے آپکو سنبھالے اگر ہماری اس تنبیہ کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو عین ممکن ہے کہ اسلام فاتحانہ انداز میں جنوبی نائیجیریا کے آخری سرے تک پہونچ جائے"

ڈاکٹر بلی گراہم کا دورہ

تھوڑا عرصہ ہوا کہ ڈاکٹر بلی گراہم امریکہ نے تمام افریقہ کا دورہ کیا۔ اور مختلف مقامات پر احمدی مبلغین نے انہیں مقابلہ کی دعوت دی۔ اور وہ دعوت مکالمہ یا مباحثہ قبول کرنے سے گریز کرتے رہے۔ لیکن اس کا یہ اثر ہوا کہ امریکن اخبارات نے بھی احمدیہ تبلیغی مساعی کا ذکر کیا اور پاکستانی اخبارات نے بھی۔ چنانچہ لاہور کے ہفت روزہ شیعہ اخبار "رضا کار" نے یکم مئی سنہ ۱۹۶۰ء کے اشاعت میں روزنامہ نوائے وقت سے اس کے نمائندہ حفیظ ملک کا مضمون زیر عنوان "افریقہ میں تبلیغ اسلام" نقل کر کے لکھا۔

"محترم حفیظ ملک صاحب نے اپنے اس مراسلہ میں احمدی مبلغین اور عیسائی مشنریوں کی افریقہ میں تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیا ہے۔ اور اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ احمدی مبلغین کس طرح عیسائی مشنریوں کا سرتوڑ مقابلہ کر کے لاکھوں افریقیوں کو احمدی بنا رہے ہیں۔ اختلاف عقائد کے باوجود حفیظ ملک نے احمدی مبلغین کی تبلیغی کوششوں کو سراہا ہے اور انہیں خراج تحسین ادا کیا ہے۔"

یورپ کے متعلق پیشگوئی

ہیگ کا کثیر الاشاعت اخبار Nieuwe Haagsch Courant زیر عنوان "مغربی یورپ میں اسلامی مہم کا آغاز" ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۵۸ء کو لکھا

"اسلام کسی ایک خاص قوم یا علاقہ کا مذہب نہیں ہے اور موجودہ عالمی مشکلات کا حل اس میں مضمر ہے ..... اس میں کوئی شک نہیں کہ گزشتہ گیارہ بارہ سال کے عرصہ میں یورپ نے بہت بڑی تعداد میں اسلام کو عملاً قبول نہیں کیا۔ مگر یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ کہ اس عرصہ میں جماعت احمدیہ کی کوششوں سے ایک بھاری تعداد اسلام سے ہمدردی رکھنے والوں کی ضرور پیدا ہو گئی ہے۔ جو بہت ہی خوشگوار اور امید افزا ہے"۔

پھر ہالینڈ کے مختلف شہروں کے پانچ اخبارات نے زیر عنوان "اسلامی ہلال یورپ کے افق پر" سوالیہ نشان دے کر لکھا:۔

"یورپ کا نوجوان طبقہ عیسائیت سے کچھ بیزار ہو رہا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ کسی بھی دوسری چیز کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف اسلام یورپ میں اتحاد کا علم لئے ہوئے ہے۔ اور یہ نوجوان ادھر مائل ہو رہے

ہیں۔ اس بہاؤ کو روکنے کے لئے اور اس تبلیغ کے اثرات کو تھامنے کے لئے جس کا سب سے زیادہ طاقتور انجن جماعت احمدیہ ہے۔ ہمیں ان کی راہ میں ایک مضبوط ستون گاڑنا ہوگا۔

جورج برنارڈ شا

موجودہ صدی کے عالمی شہرت رکھنے والے مصنف جورج برنارڈ شا لکھتے ہیں:۔

"مجھے یقین ہے کہ ساری برطانوی سلطنت ایک قسم کا اصلاح شدہ اسلام اس صدی کے اختتام سے قبل قبول کرے گی۔ میں نے محمدؐ کے دین کو ہمیشہ ہی بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ میرے نزدیک یہی مذہب بدلتے ہوئے زمانہ و حیات کے مقابل پر ایسی اہلیت رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ ہر زمانہ کے لوگوں کو اپیل کرتا ہے۔ دنیا کو میرے جیسے بڑے آدمیوں کی پیشگوئیوں کو یقیناً بڑی وقعت دینی چاہیئے۔ اور میں نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ محمدؐ کا دین جیسا کہ آجکل یورپ میں قبول کیا جا رہا ہے ویسا ہی کل بھی قبول کیا جائے گا۔ قرون وسطیٰ کے پادریوں نے یا تو جہالت کی وجہ سے یا تعصب کی بنا پر محمدؐ کے دین کی نہایت تاریک تصویر کھینچی تھی۔ فی الحقیقت انہیں محمدؐ اور اسکے مذہب سے نفرت کرنے کی ٹریننگ دی گئی تھی۔ ان کے نزدیک محمدؐ یسوع کا دشمن تھا۔

I have studied him the wonderful man, and in my opinion, far from being an anti Christ, he must be called the Saviour of humanity. I believe if a man like him were to assume dictatorship of the modern world he would succeed in solving its problems in a

way that would bring in the much needed peace and happiness Europe is beginning to be enamoured of the creed of Mohammad.

In the next century it may go still further in recognising the utility of that creed, in solving its problems and it is in this sense that you must understand my prediction. Already, even at the present time many of my own people and of Europe as well have come over to the faith of Mohamad. And the Islamisation of Europe may be said to have begun.

"ongetting married"

لیکن میں نے اس عظیم الشان شخصیت کا مطالعہ کیا ہے۔ میری رائے میں وہ نہ صرف یہ کہ دشمن مسیح نہ تھے بلکہ وہ انسانیت کا نجات دہندہ تھے۔ میرا ایمان ہے کہ اگر موجودہ زمانہ میں محمد جیسا انسان دنیا کا ڈکٹیٹر یا آمر بن جائے تو وہ ہمارے زمانہ کی مشکلات کا ایسا حل تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ جس کے نتیجہ میں حقیقی مسرت اور امن حاصل ہو جائے اب یورپ محمدؐ کے مذہب کے اصولوں کو سمجھنے لگا ہے۔ اور آئندہ صدی میں یورپ اس بات کو اور زیادہ تسلیم کرے گا۔ کہ اسلام کے اصول اس کی الجھنوں کو حل کرسکتے ہیں۔ میری پیشگوئی کو ان حقائق کے ماتحت سمجھنا چاہیئے۔ موجودہ وقت میں بھی میری قوم کے اور یورپ کے کئی لوگ اسلام کو اختیار کرچکے ہیں اور کہا جاسکتا ہے کہ یورپ کے اسلامی بننے کا آغاز ہوچکا ہے"۔

اللہ اکبر۔ آج سے ستر سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کہی ہوئی بات پوری ہوگئی۔ کہ

"وہ وقت دور نہیں کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے"۔

اور یہ پیشگوئی پوری ہونے کا وقت آگیا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی۔ مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا۔ نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کردے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کردے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی"۔

(تذکرہ صفحہ ۲۸۶) ۴

حضرت چوہدری غلام محمد صاحبؓ امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ پوہلہ مہاراں انتقال فرماگئے!

انا للہ و انا الیہ راجعون

(از مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب معاون وکیل المال۔ ربوہ)

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت چوہدری غلام محمد صاحبؓ امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء کو اپنے گاؤں پوہلہ مہاراں میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت چوہدری صاحبؓ مرحوم کا جنازہ ۳ جنوری ۱۹۶۱ء کو ربوہ لایا گیا۔ اور بعد نماز ظہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپؓ کی نعش کو بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ حضرت چوہدری صاحبؓ مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔

جب سے نظام سلسلہ قائم ہوا۔ وفات تک وہ ضلع سیالکوٹ کی قریباً ⅓ حصہ جماعت ہائے احمدیہ کے امیر رہے۔ مظلوم کی مدد کے لئے خواہ اس کے خلاف سارا علاقہ ہو وہ تن تنہا کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور اس کی درجنوں مثالیں ہمیں یاد ہیں۔ ہر وقت دعائیں کرتے رہتے تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا اور بچوں اور بڑوں کو قرآن پڑھاتے رہنے میں وہ انتہائی راحت محسوس کرتے تھے۔ ہر حال میں سچائی پر قائم رہتے تھے۔

ایک قتل کے مقدمہ میں آپؓ کے دو عزیز ماخوذ تھے۔ ان کے خلاف موقعہ کی کوئی شہادت نہ تھی لیکن انہوں نے آپؓ کو آ کر بتادیا تھا کہ ہم قتل کر آئے ہیں۔ مخالفین نے عدالت میں آپ کا نام بطور گواہ لکھوا دیا تھا۔ عدالت نے آپؓ کو بطور گواہ طلب کر لیا۔ اور وہاں زار زار روتے بھی تھے اور سچی گواہی بھی دے رہے تھے۔ جس کے نتیجہ میں ان دونوں رشتہ داروں کو پھانسی کی سزا ہوگئی۔

فرض نماز کے علاوہ نماز تہجد۔ اشراق اور نوافل کے باقاعدگی سے پابند تھے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ لیٹتے چلتے پھرتے غرض ہر حالت میں دعاؤں میں لگے رہتے تھے۔

چوہدری صاحب نے مجھے خود بارہا بتایا کہ میں ۱۹۰۵ء میں جب لاہور پہنچ کر پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضورؑ نے میری طرف اپنی پاک اور مطہر نظر اٹھا کر دیکھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ تمام گناہ اور آلائشیں سر سے پاؤں تک میرے جسم سے نکل گئی ہیں۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ وہ روحانیت اور عشق الٰہی میں مخمور آنکھیں مجھے آج تک اسی طرح یاد ہیں جیسے کہ میں نے پہلی بار دیکھی تھیں۔

وفات کے وقت سوائے بچوں کے اور دو تین مستورات کے باقی سب عزیز اور متعلقین جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے تھے۔ وفات کے معاً بعد ایک آدمی کو لاہور بھجوایا گیا۔ جہاں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد آپ کی صاحبزادی بیگم میجر مہار صاحب اور آپ کے نواسے مقیم تھے آپ کے نواسے محمد اسد اللہ نے ہمیں ربوہ میں اور اپنے والد میجر مہار صاحب کو کراچی میں اور دیگر رشتہ داروں اور لواحقین کو جہاں جہاں وہ تھے بذریعہ ٹیلیفون و تار اطلاع کی۔ اور قریباً تمام لواحقین دو جنوری تک پوہلہ مہاراں میں جمع ہوگئے اور دو جنوری کی شام کو بذریعہ ٹرک جنازہ لے کر ہم گاؤں سے روانہ ہوئے اور ۳ جنوری کو صبح ۵½ بجے ربوہ پہنچے ربوہ میں وفات کی خبر سنتے ہی احباب کثرت کے ساتھ میرے مکان پر پہنچے جہاں جنازہ لایا گیا تھا۔ مرحوم مغفور کے صاحبزادگان اور ہم سب سے ہمدردی کا اظہار فرمایا جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں۔ جنازہ کے ساتھ آپؓ کے تینوں صاحبزادگان چوہدری فیض احمد صاحب چوہدری فضل الرحمٰن صاحب ایم اے بی ٹی۔ اور چوہدری غلام اللہ صاحب کے علاوہ ان کے داماد چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت دانہ زید کا اور میجر مہار صاحب اور دیگر اعزا موجود تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحب مرحومؓ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

۶۔ اب آخر میں اے فرزندانِ احمدیت میں تمہیں اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں خطاب کرتا ہوں۔ "دیکھو خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو ہاں تم کو، خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!

(بقیہ صفحہ ۵ پر)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کی مختصر روئداد

اجلاس منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء بوقت ۹½ بجے صبح

(۱)

۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کا دن جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ پروگرام کے مطابق اس روز کا پہلا اجلاس صبح ۹½ بجے محترم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کارروائی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب معلم جامعہ احمدیہ نے کی بعد ازاں حبیب الرحمٰن صاحب درد نے درثمین میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

صدارتی ارشادات

تلاوت اور نظم کے بعد صاحب صدر محترم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب نے بہت پُردرد لہجے میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ایک وقت تھا کہ جماعت میں ہر جگہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی تیاریاں ہو رہی تھی۔ احباب میں ایک امنگ تھی جذبۂ اشتیاق اور جوش و خروش تھا اور ہر طرف یہی تذکرے تھے کہ ہم کب مرکز سلسلہ میں جائیں گے، جلسہ میں شمولیت کا شرف حاصل کریں گے اور اس کی عظیم الشان برکات سے متمتع ہوں گے۔ آخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں جلسے کے مبارک ایام آن پہنچے اور احباب جماعت ربوہ کی سرزمین میں آ جمع ہوئے انتظار اور ذوق و شوق کے وہ لمحات پلک جھپکنے میں گذر گئے اور اب جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ اندوز ہونے کے بعد اپنے اپنے گھروں کو واپس جانے کی تیاریاں ہیں۔ اس موقع پر میں احباب جماعت سے کہنا چاہوں گا کہ جس غرض کو لے کر تم یہاں آئے تھے اس غرض کو بہ تمام و کمال پورا کر کے واپس لوٹو۔ یہ ایام بہت مبارک اور بابرکت ہیں ان کی قدر کرو۔ ایسا نہ ہو کہ ناشکری کے مرتکب ہو۔ یہ وقت ہے کہ اپنے پیارے امام (ایدہ اللہ تعالےٰ) کی صحتیابی کے لئے دعاؤں میں لگ جاؤ۔ دعائیں کرو اور گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کرو ہر آن اور ہر وقت دعاؤں میں لگے رہو تا اس کی رحمت جوش میں آ کر ہماری محرومی کی گھڑیوں کو ختم کر دے۔

اسلام اور نیشنلزم

صاحب صدر کے اس مختصر لیکن نہایت پُر درد خطاب کے بعد محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (کینٹب) صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی نے "اسلام اور نیشنلزم" کے موضوع پر ایک نہایت ٹھوس، پُرمغز اور مدلل تقریر فرمائی۔ دوران تقریر میں آپ نے نیشنلزم کی تعریف موجودہ زمانے میں اس کی اہمیت اس کے اثرات اور اس کی اچھی اور بری اشکال پر روشنی ڈالنے کے بعد نیشنلزم سے متعلق اسلام کے پیش کردہ نظریات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے ثابت کیا کہ جہاں تک نیشنلسٹ تنظیم اور ملکی اتحاد، اور عدل اور مساوات اور اس تنظیم کے اندر سب چھوٹے بڑے گروہوں اور افراد کی حریت اور سب کی ذہنی، اخلاقی اور روحانی ترقی کے سامانوں اور ان سامانوں پر مشتمل نیک اور پاکیزہ ماحول اور اس کے مثالی نمونے کا تعلق ہے میثاق مدینہ کے نتیجے میں جو تنظیم مدینے کے اندر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قیادت اور سرداری میں قائم ہوئی اس سے بڑھ کر کوئی نمونہ دنیا نے آج تک نہیں دیکھا آپ نے بتایا کہ وہ ایک ایسی مثالی تنظیم تھی جس میں ایک بڑا گروہ اپنے اندر کئی چھوٹے گروہوں کو سنبھالے ہوئے تھا۔ ہر چھوٹا گروہ انسانی حقوق کے لحاظ سے اپنے پسندیدہ خیالات اور عقائد کے اپنانے ان کے پھیلانے اور ان پر عمل کرنے کی آزادی کے لحاظ سے ہر دوسرے چھوٹے بڑے گروہ کے برابر تسلیم کیا گیا تھا۔ باقی دنیا کے ساتھ تعلقات کے لحاظ سے اور بوقت ضرورت مجموعی دفاع کے لحاظ سے سب گروہ برابر کے ذمہ دار مانے گئے تھے ان کی ذمہ داریاں، ان کے حقوق باہمی قول و قرار سے معین کر دئے گئے تھے نیز ان سب گروہوں کی اخلاقی و روحانی ترقی کا سامان ان کی اپنی قدروں کے مطابق مہیا کرنے کی ضمانت دی گئی تھی۔ سورۂ مائدہ میں آتا ہے کہ مسلمانوں کا خدا اگر مسلمانوں سے چاہتا ہے کہ وہ وحی قرآن کے مطابق اپنے معاملات کو طے کریں تو مسلمانوں کا خدا یہودیوں سے چاہتا ہے کہ وہ اپنے معاملات تورات کے مطابق حل کریں اور عیسائیوں سے چاہتا ہے کہ وہ اپنے معاملات انجیل کے مطابق حل کریں۔ اس قول و اقرار کے بعد وہ سب مل کر ایک امت کا حکم رکھنے لگیں گے آپ نے کہا یہ وہ پاکیزہ نیشنلزم ہے جو اسلام نے پیش کیا اور جس کی عملی تصویر اس نے قائم کر کے دکھا دی۔

تقریر کے آخر میں محترم قاضی صاحب موصوف نے نیشنلسٹ تنظیم سے متعلق اسلامی نظریات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا دنیا کی نگاہ نیشنلزم سے آگے نہ جائے لیکن اسلام کی نگاہ اس سے بہت آگے جاتی ہے اور جس انٹرنیشنلزم یعنی آفاقیت کی پکار آج ہم سننے لگے ہیں اس کی پہلی پکار اسلام نے بلند کی تھی اسلام نے پہلے یہ سکھایا ہے کہ مقامی اور علاقائی یعنی نیشنل تنظیمیں کیسے قائم کی جا سکتی ہیں۔ اسلام نیشنل تنظیم کو بُرا نہیں سمجھتا اسے وہ انسانی ترقی کی ایک ضروری منزل قرار دیتا ہے اس کے نزدیک نیشنل تنظیم اپنے دائرے میں بابرکت ہے کیونکہ وہ ہمیں ملک کے اندرونی خلفشار اور فرقہ وارانہ رقابتوں سے نجات دلاتی ہے۔ البتہ اسلام کے نزدیک وہ نیشنلسٹ تنظیم اور وہ نیشنلسٹ جذبات بُرے ہیں جو ہمیں انسانیت کے مطمح نظر یعنی اتحاد انسانی سے روکتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ ہر چیز کا اپنا ایک مقام اور درجہ ہے اس درجے سے اس کو بڑھانا بھی بُرا ہے اور اس درجے سے اسے گرانا اور گھٹانا بھی بُرا ہے۔ اس لحاظ سے ہمارے انسانی حقوق اور ہمارے اخلاق کی اوّل نگران یا ہماری تربیت کا اوّل مکتب ہماری نیشنل تنظیم ہے۔ اتحاد انسانی کا [illegible] دائرہ اس سے وسیع تر ہے اور دونوں اپنی اپنی جگہ اہم ہیں اور ان میں کسی ایک کا دامن چھوڑ دینا یا کسی ایک کے بارہ میں عقلی اور جذباتی طور پر متاثر ہو کر اس درجہ غلو پر اتر آنا کہ دوسرے کی اہمیت میں فرق آ جائے درست نہیں ہے نیشنل تنظیم بھی ہماری اپنی تنظیم ہے اس کے نیک و بد کے ہم خود ذمہ دار ہیں اگر اسے ہم نقصان پہنچاتے یا اس کی اہمیت کو کسی لحاظ سے بھی کم ورکرتے ہیں تو ہم آپ اپنا نقصان کرتے ہیں اسی طرح یورپ کی دیکھا دیکھی مسلمان قوموں میں نیشنلسٹ امنگوں کا ضرورت سے زیادہ ترقی کر کے بے اعتدالی کی راہ اختیار کرنا بھی درست نہ ہوگا۔ ایک طرف اسلامی تعلیم کی روح کے مطابق نیشنلسٹ تنظیم سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانا چاہیئے اور دوسری طرف اتحاد انسانی کے اسلامی سبق کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔

تقریر کے آخر میں محترم قاضی صاحب موصوف نے نیشنلسٹ تنظیم کے ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رقم فرمودہ تصریحات اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیان کردہ توضیحات کی روشنی میں اطاعتِ اولی الامر کے قرآنی اصول اور اس کی بنیادی اہمیت پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس طرح ثابت کیا کہ اسلام کی تعلیم اس کے تصورات، اس کی قدریں، اس کی پیدا کی ہوئی امیدیں اور اس کے پیش کردہ ترقی کے امکانات جیسے اخلاقی اور روحانی میدان میں مثالی ہیں ویسے ہی سیاست کے میدان میں مثالی ہیں۔ آپ کی اس فاضلانہ تقریر کا مکمل متن آئندہ کسی اشاعت میں ہدیہ احباب کیا جائے گا۔ (باقی)

اسلام کا عالمگیر غلبہ

(بقیہ صفحہ ۴)

ایک دفعہ پھر اس نوبت کو زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ۔۔۔ کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں۔ اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالےٰ زمین پر آ جائے اور پھر خدا تعالےٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے۔ تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ ؐ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالےٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے۔ میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔ آمین

تحریک وقف جدید سال چہارم میں نقد ادائیگی کرنیوالے احباب

تیسری فہرست

نام وعدہ کنندہ مع مکمل پتہ	پیسے - روپے
حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	۰ — ۳۰
پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ربوہ	۲۵ — ۶
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ 〃	۲۵ - ۶
چوہدری ثناء اللہ صاحب دارالرحمت غربی	۱۸ - ۶
مہراں بی بی صاحبہ 〃 〃	۰ — ۶
بابو مسعود احمد صاحب 〃 〃	۰ — ۲
ڈاکٹر منصور احمد صاحب 〃 〃	۱۸ — ۶
میاں غلام قادر صاحب 〃	۰ — ۶
محمد احمد صاحب نظام گولبازار ربوہ	۲۵ — ۱۰
شیخ رحمت اللہ صاحب انسپکٹر تحریک جدید	۷۵ — ۱۸
چوہدری فضل احمد صاحب ملونڈی خاص عنایت	
جماعت دولت پور نوشہرہ ککے زئیاں	۰ — ۹
محمد اسمٰعیل صاحب معتبر	۱۲ - ۳
شیخ محمد بشیر صاحب امیر جماعت جھنگ صدر	۲۵ — ۱۵
اہلیہ صاحبہ 〃	۱۸ - ۶
شیخ محمود احمد صاحب بشیر 〃	۱۸ - ۶
اہلیہ صاحبہ 〃	۱۸ - ۶
شیخ حمید احمد صاحب خالد 〃	۲۵ - ۶
دختر شیخ محمد بشیر صاحب جھنگ صدر	۱۸ - ۶
محمد طفیل صاحب ولد اکبر علی صاحب 〃	۱۸ - ۶
چوہدری عبدالغفور صاحب قائد	
خدام الاحمدیہ جھنگ صدر	۷۵ - ۶
والد صاحبہ و اہلیہ صاحبہ 〃	۱۸ - ۶

نام وعدہ کنندہ مع مکمل پتہ	پیسے - روپے
چوہدری عبدالغفور صاحب منجانب والد صاحب و دادا صاحب	۱۸ - ۶
میاں شریف احمد صاحب جھنگ صدر	۰ - ۷
اہلیہ صاحبہ 〃 〃	۵۰ - ۶
میاں رفیق احمد صاحب	۰ - ۷
اہلیہ صاحبہ 〃 〃	۵۰ - ۶
میاں اللہ داد صاحب 〃	۰ - ۶
چوہدری فضل احمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ	۰ - ۱۴
ڈاکٹر عبدالستار صاحب 〃	۰ - ۱۲
چوہدری پیر محمد صاحب 〃	۰ - ۱۰
چوہدری محمد موسیٰ صاحب 〃	۵۰ - ۱۳
محمد منیر پسر 〃 〃	۵۰ - ۱۳
محمد سلیم پسر 〃 〃	۵۰ - ۱۳
نصرت بنت 〃 〃	۵۰ - ۱۳
اہلیہ صاحبہ 〃 〃	۵۰ - ۱۳
والدہ مرحومہ 〃 〃	۵۰ - ۱۳
سوتیلی والدہ 〃 〃	۵۰ - ۱۳
والد مرحوم	۵۰ - ۱۳

ناظم مال وقف جدید
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تقریب شادی

مورخہ ۲۹/۱۲/۶۰ کو مکرم سید نذیر احمد شاہ صاحب وارنٹ آفیسر ماڑی پور کراچی کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح گذشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقع پر محترمہ بدرالنساء بیگم صاحبہ بنت جناب خان حمید اللہ خانصاحب (برادر محترم مولانا ارجمند خانصاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ) کے ساتھ ہوا تھا۔ تقریب شادی میں سلسلہ کے کئی بزرگان اور دوسرے احباب اور قادیان کے بعض درویش حضرات شریک ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے موجب برکت کرے۔

(عبدالمالک شاہد مربی سلسلہ ۳۱/۱۲ مقیم ربوہ)

اس موقع پر مکرم سید نذیر احمد شاہ صاحب نے مبلغ بر ۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ۔ (مینیجر الفضل)

دعوت ولیمہ

ربوہ یکم جنوری ۱۹۶۱ء کل شام مکرم مولوی عطا محمد صاحب نے اپنے بڑے لڑکے عزیز خلیل احمد صاحب سلمہ کی دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت شمولیت فرما کر دعا فرمائی۔

خلیل احمد صاحب کا نکاح گذشتہ سال سلیمہ ناہید صاحبہ سلمہا بنت ماسٹر محمد بخش صاحب آف ڈیرہ غازیخاں سے ہوا تھا۔ جو محترمہ بیگم صاحبہ میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی حقیقی بھانجی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت بہت بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین

(عطا محمد سابق ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک ارشاد

فرضیت زکوٰۃ کے متعلق کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں تقریباً جہاں بھی نماز کا حکم فرمایا ہے وہاں اس کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو اس فریضہ کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ فرمایا ان اللہ قد افترض علیھم صدقۃ فی اموالھم تؤخذ من اغنیاءھم وترد علی فقراءھم (بخاری) یعنی اللہ تعالےٰ نے مومنوں کے مالوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے امراء سے لے کر غرباء کو دی جائے۔

اللہ تعالےٰ نے احباب جماعت کو خدمت اسلام کے لئے مالی قربانی کرنے کی خاص توفیق اور بے نظیر وسعت قلبی عطا فرمائی ہے۔ پس احباب جماعت جہاں دوسری مالی قربانیاں کرنے میں ایک دوسرے سے ہمیشہ از پیش رہتے ہیں۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد کو بھی ہمیشہ مدنظر رکھیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھانے اور ان کو پاکیزہ کرنے کا موجب ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا بچہ عزیز بشارت احمد جو ۷ اکتوبر سے گم ہے ابھی تک نہیں مل سکا۔ تمام جماعتوں اور مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلے میں ہر ممکن کوشش کریں۔ مقامی ادارہ جات خدمت خلق سے بھی مدد لیں اور مقامی یتیم خانوں سے بھی پتہ کریں۔ حلیہ:۔ بچہ گونگا اور بہرہ ہے۔ عمر تقریباً نو برس۔ رنگ گندمی نکر اور چارخانہ قمیص پہنے ہوئے ہے۔ ربوہ۔ برف۔ بوتل وغیرہ الفاظ اگر لکھے جائیں تو پڑھ سکتا ہے۔

(خاکسار محمد عبداللہ تاجر برف۔ غلہ منڈی ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مشتاق احمد صاحب راولپنڈی ابن محترم بابو نذیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ دہلی کا نکاح بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب ایم ایس سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہمراہ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس رشتے کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللھم آمین۔

۲۔ مکرم مولوی محمد عیسےٰ صاحب بھاگلپوری بی اے ایل ایل بی مرحوم آف کراچی کی صاحبزادی مبارکہ اختر سلمہا اللہ تعالےٰ کا نکاح مکرم مولانا جلال الدین شمس صاحب نے بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۰ء مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب و عشاء پروفیسر شاہ [illegible] صاحب ایم اے حال کراچی یونیورسٹی ابن ڈاکٹر شاہ رشید الدین صاحب مرحوم آف آرہ۔ بہار کے ساتھ بعوض ۵۰۰۰/- روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں خدا تعالےٰ اس رشتہ کو دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

۳۔ میرے لڑکے عزیزم ایم حمید اللہ قریشی کا نکاح عزیزہ منصورہ کشور [illegible] بنت محمد عبداللہ صاحب مرحوم کے ہمراہ چار ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم [illegible] قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۰ء سیالکوٹ میں پڑھا۔ تقریب رخصتانہ بھی اسی دن عمل میں آئی۔ احباب کرام سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(قاضی عطاء اللہ ایچ پی۔ او ٹی ساندہ خورد [illegible])

۴۔ خاکسار کے بھتیجے عزیز کفیل احمد صاحب سانگوہل کا نکاح ہمراہ امۃ الرحمٰن بنت احمد الدین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری نے مورخہ ۲۹/۱۲/۶۰ کو غلہ منڈی کی مسجد میں بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ربوہ)

۵۔ مورخہ ۲۹/۱۲/۶۰ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے میرے لڑکے چوہدری حمید اللہ خادم کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ سلیمہ عابدہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب مرحوم بعوض مبلغ ۲۰۰ روپیہ مہر پر فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہمارے لئے بابرکت کرے اور بہتری کا موجب بنائے۔ آمین

(اللہ رکھا شکلہ دوھیرہ ضلع شیخوپورہ)

۶۔ مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۰ء کو عزیزی محمد نواز صاحب پسر چوہدری جہان خان صاحب ساکن چک ۸۷ شمالی سرگودھا کا نکاح مولوی محمد احمد صاحب مولوی فاضل نے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ عزیزہ سلمیٰ بیگم دختر چوہدری محمد علی صاحب ساکن چک ۳۴ جنوبی ضلع سرگودھا کے ساتھ پڑھا۔ نکاح چوہدری عبدالعزیز صاحب باجوہ کے مکان ۷/۱۲ واقع دارالصدر غربی ربوہ میں پڑھا گیا۔ نکاح کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد رانا ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر)

ولادت

(۱) برادرم مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب شاہد مربی سلسلہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے گھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین لڑکیوں کے بعد ۲۹ دسمبر ۶۰ء کو پہلا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ نوازش بچے کا نام عبدالقادر تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر کے ساتھ صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین

(محمد شفیع اشرف۔ ربوہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے ——— ملتان ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان ڈویژن کے زون "بی" میں واقع مندرجہ ذیل اسٹیشنوں پر مال لادنے اتارنے اور اس تعلق میں مال کو سنبھالنے کے لئے سربمہر ٹنڈرز مطلوب ہیں:

(۱) سمہ سٹہ (ٹرانزٹ) ۲۔ سمہ سٹہ (مین) ۳۔ بہاولپور۔ ۴۔ پودھران۔ ۵۔ شجاع آباد۔ ۶۔ لکھر وڈ بلہ ۷۔ منڈی بورے والہ ۸۔ عارف والہ۔

ٹھیکے کی شرائط اور دیگر کوائف پر مشتمل ڈرافٹ ایگریمنٹ کی نقل کے ہمراہ ٹنڈر فارم ۷ جنوری ۱۹۶۱ء کے بعد ایام کار میں سے کسی دن بھی اوقات کار کے دوران دس روپے کی رقم ادا کر کے (جو بعد میں واپس نہیں ہوگی) ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر ملتان کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ٹنڈرز ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر ملتان کے دفتر میں ۱۴ جنوری ۱۹۶۱ء کے گیارہ بجے تک پہنچ جانے چاہئیں۔ ٹنڈرز اسی روز بارہ بجے دوپہر کھولے جائیں گے۔

ٹنڈر داخل کرنے والوں کو اپنے ٹنڈروں کے ہمراہ اپنے کوائف، کیریکٹر، اور مالی استحکام کے بارہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا سرٹیفکیٹ بھی داخل کرنا ہوگا۔

ٹنڈر کنندگان کو ایک ہزار روپے کی رقم ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر ملتان کے پاس جمع کرانی ہوگی اور اس کی رسید ٹنڈر کے ہمراہ داخل کرنا ہوگی۔ اس کے بغیر ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔ دستخط کنندہ ذیل کو کسی قسم کی وجہ بتائے بغیر کوئی ایک یا سارے ٹنڈر مسترد کرنے کا اختیار ہوگا۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)

تبدیلی بستر

"مورخہ ۲۹/۱۲/۶۰ کو جو سپیشل طارق بس رات کے ۹½ بجے کے قریب لاہور پہنچی اس بس پر میرا ملازم بستر لے کر جا رہا تھا۔ لاہور اڈہ پر کسی صاحب سے وہ بستر تبدیل ہو گیا ہے جس صاحب کے ساتھ وہ بستر تبدیل ہو گیا ہو۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پہ اپنا بستر تبدیل کر سکتے ہیں"۔

مسعود احمد باجوہ الف بلاک اوکاڑہ ضلع منٹگمری

نارتھ ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل کو مندرجہ ذیل کام کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول پر مبنی پرسنٹیج پر کے لئے سربمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۱۲ جنوری ۱۹۶۱ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔ یہ فارم درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر بر سر عام کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	عرصہ تکمیل
پلان نمبر ۱۰۰-۹ / LHR ۱۹۶۰ کے مطابق لاہور میں مع شرح پرسنٹیج درجہ چہارم کے کوارٹروں کے ۱۲ یونٹوں اور شاہدرہ کے قریب ۲۸/R-۹ ٹائپ کے مطابق ایک یونٹ سپور ڈیبلیٹ کوارٹروں کی تعمیر	۲۵۰۰۰/-	۷۰۰/-	۴ ماہ

صرف وہی ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں موجود ہوں ٹنڈر داخل کریں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں وہ اپنی مالی حالت اور تجربہ سے متعلق سندات اپنے ہمراہ لا کر ۱۲ جنوری ۱۹۶۱ء سے قبل اپنے نام رجسٹر کرا لیں۔

تفصیلی شرائط، نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول پلان اور تخمینہ جات ایام کار میں سے کسی روز بھی اس دفتر میں آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا اور کوئی ٹنڈر منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زرضمانت ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۱۲ جنوری ۱۹۶۱ء سے قبل جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو پرسنٹیج ریٹ مکمل اعداد میں درج کرنا چاہیئے کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکیں گے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

اعلان نکاح

میرے بھائی جان ملک عبدالشکور ایم۔ ایس۔ سی پائلٹ آفیسر سرگودھا ولد ملک عبدالغنی صاحب مرحوم ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کا نکاح بشریٰ ملک بنت ملک فضل کریم صاحب محمد نگر لاہور سے مورخہ ۳۰ دسمبر بروز جمعہ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ تمام احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت اقدس میں درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کریں۔ نیز اس رشتہ کے ہر دو خاندانوں کے لئے بامبارک ہونے کی دعا کریں۔

(بشریٰ ناہید دارالصدر۔ ربوہ)

لاؤس کی خانہ جنگی میں رُوسی مداخلت سے نواحی مُلکوں کی سلامتی خطرہ میں پڑ جائیگی

سیٹو کونسل کے اجلاس کے بعد سیکرٹری جنرل پوٹے سارا سین کا اعلان

بنکاک ۵ر جنوری، سیٹو کونسل لاؤس کی صورت حال پر غور کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ لاؤس کی خانہ جنگی میں روس کی مداخلت جاری رہی تو نواحی ملکوں کی سلامتی خطرے میں پڑجائے گی۔

جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم کے سیکرٹری جنرل مسٹر پوٹے سارا سین نے کونسل کے اجلاس کے بعد ایک بیان میں کہا کہ شمالی ویٹ نام کے ہوائی اڈوں سے پرواز کرنے والے روسی طیاروں کے ذریعہ لاؤس میں باغی عناصر کو اسلحہ کی روزافزوں فراہمی پر کونسل نے گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کونسل کو یقین ہے کہ اس قسم کی مداخلت جاری رہنے سے نہ صرف لاؤس کی خانہ جنگی کی شدت بڑھ جائے گی بلکہ نواحی ملکوں کی سلامتی بھی خطرے میں پڑجائے گی۔

جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم (سیٹو) لاؤس کے مسئلہ کا پُرامن حل تلاش کرنے کی خواہاں ہے لیکن جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی معاہدہ (سیٹو) کے تحت وہ لاؤس کو بیرونی جارحیت سے بچانے کی غرض سے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے بھی پوری طرح تیار ہے پہلے ضرورت نہ پڑی تو سیٹو کونسل لاؤس کی صورت حال پر جلد کو پھر غور کرے گی۔

سیٹو کے سیکرٹری جنرل نے دین تیان بین قومی اسمبلی کے اجلاس کے انعقاد پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا "مجھے امید ہے کہ اس سے لاؤس کے ان تمام عناصر کے درمیان مصالحت کا راستہ جلد کھل جائے گا۔ جو ملک کی سچی آزادی اور سلامتی کا تحفظ چاہتے ہیں"۔

مسٹر پوٹے سارا سین نے کہا کہ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ روسی ہوائی جہازوں نے باغیوں کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ اسلحہ اور ضروری سامان پہنچایا تھا لیکن لاؤس میں کوئی کارروائی کرنے سے پہلے غیر ملکی کمیونسٹوں کی بّری افواج کی موجودگی کی تصدیق ضروری ہے۔

لیڈر

بقیہ صٓ۲

جائے گا اور دنیا ہماری یہ حالت دیکھ کر نہ صرف ہنسے گی بلکہ اسلام کو نعوذ باللہ ایک لعنت سمجھ کر اس سے دنیا کو پاک کرنا اپنا فرض سمجھے گی۔

یہ کوئی خیالی باتیں نہیں ہیں بلکہ ہماری گذشتہ تاریخ اس پر زندہ گواہ ہے۔ اور اسی خانہ جنگی کا نتیجہ ہے کہ غیر اقوام نے اسلام کے خلاف فیصلہ کیا ہے اور انہوں نے حقیقتاً یہی نتیجہ اخذ کیا ہے اور اس وقت مہذب دنیا نہ صرف قولاً بلکہ عملاً اس بات کی خواہش مند نظر آتی ہے کہ نعوذ باللہ اسلام کا نام و نشان ہی دنیا سے مٹا دیا جائے۔

مبلغینِ اسلام کے اعزاز میں الوداعی تقریب

بقیہ صٓ اوّل

متعدد مبلغینِ اسلام کے علاوہ محترم جناب چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مکرم جناب حافظ عبدالسلام صاحب مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور مکرم منشی رمضان علی صاحب صدر عمومی نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مبلغ مشرقی افریقہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل نے کی بعد ازاں مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب صدر محلہ دارالصدر جنوبی نے مبلغینِ اسلام کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا بعدہ صاحبِ صدر کی درخواست پر محترم چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب نے مبلغینِ اسلام کو بعض نہایت بیش قیمت نصائح سے نوازا آخر میں مکرم مولانا شمس صاحب نے بھی مبلغینِ کرام کو قیمتی نصائح فرماتے ہوئے انہیں محنت و جانفشانی سے علم حاصل کرنے اور پھر کمال درجہ امانت و دیانت سے کام لیتے ہوئے پوری مستعدی کے ساتھ دوسروں تک پیغام حق پہنچانے کی تلقین کی آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس تقریب میں محلہ دارالصدر جنوبی کی طرف سے مکرم مولوی امام الدین صاحب مبلغ انڈونیشیا کی خدمت میں جو حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں استقبالیہ ایڈریس بھی پیش ہونا تھا لیکن مکرم مولوی صاحب اپنے خسر محترم مولانا عبدالغفور صاحب فاضل رضی اللہ عنہ کی وفات کے باعث اس میں شریک نہیں ہوسکے۔ چنانچہ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب صدر محلہ دارالصدر جنوبی نے اپنی تقریر کے آخر میں محترم مولانا صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ کی وفات پر اہل محلہ کی طرف سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا اور بلندئ درجات کے لئے دعا کی تحریک کی۔

نُور کاجل

اپکی بہترین پسند

محترم جناب محمد امین صاحب چٹاگانگ مشرقی پاکستان فرماتے ہیں:-

"نور کاجل بہت پسند کیا گیا ہے اس لئے اب سب لوگ مانگ رہے ہیں اس لئے جلدی ارسال کریں"۔

آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کے لئے "نور کاجل" ہی خریدیئے جو بچوں بڑوں مردوں عورتوں سب کی آنکھوں کی تندرستی کے لئے بھروسہ کی چیز ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس ۲۵ نئے پیسے علاوہ ڈاک و پیکنگ۔

تیار کردہ

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

محترم مولانا عبدالغفور صاحب فاضلؓ کی وفات

بقیہ صفحہ اوّل

شمولیت کا فخر حاصل ہوا۔ آپ بحیثیت مبلغ و مربی قریباً ۳۶ سال شاندار خدمات بجالانے کے بعد گذشتہ سال صدر انجمن احمدیہ سے ریٹائر ہوئے تھے۔ اور اس کے بعد سے تحریکِ جدید میں خدمات بجا لا رہے تھے آپ نے وقفِ زندگی کے عہد کو پورے عزم و ہمت کے ساتھ نبھا کر ساری زندگی اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں بسر کی۔

آپ نے ۴ فرزند اور آٹھ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ مبلغ انڈونیشیا مکرم مولوی امام الدین صاحب فاضل آپ کے داماد ہیں۔ محترم مولوی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی تدفین آج مقبرہ بہشتی میں عمل میں آئے گی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

ولادت:- مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب مبلغ افریقہ کو اللہ تعالےٰ نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۶۰ء بروز جمعرات لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام رشید الدین تجویز کیا گیا ہے حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی مرحوم رضی اللہ عنہ کا پڑپوتا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔ (عبدالعزیز صدر محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ)

کیا آپ کو معلوم ہے ؟

کہ ضدی اور رونے والے بچے جنہیں اٹھائے اٹھائے پھرنے کے سوا چارہ نہ ہو اور جو سخت چڑچڑے اور غصیلے مزاج والے ہوں کیمو ملا ۳۰ کی دو چار خوراکوں سے ہی ہنس مکھ اور خوش مزاج ہو جاتے ہیں؟

اس قسم کے نہایت مفید اور مجرّب، چالیس نسخہ جات "معلومات ہومیوپیتھی" میں درج ہیں۔

اس کے علاوہ کیوریٹو (CURATIVE) ہر مرض کی پہلی دوا۔ "بے بی ٹانک" زنانہ اور مردانہ امراض کی خاص خاص ادویات نیز حیوانات کے علاج معالجہ اور ہومیوپیتھی کے ابتدائی کورس پر مشتمل اردو کتب کے سیٹ وغیرہ کا مفصل ذکر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ مختصر رسالہ آپ کی ذراسی توجہ سے آپ کے اہل و عیال عزیز و اقارب اور دوست، احباب کے دکھ درد کو دور کرنے کا باعث ہوسکتا ہے۔ ہومیوپیتھی سے دلچسپی رکھنے والے معالجین کو اس سے کافی معلومات اور رہنمائی حاصل ہوسکتی ہے۔ "معلومات ہومیوپیتھی" جیسا آسان اور عام فہم کتابچہ ہر پڑھے لکھے آدمی کے پاس ہونا چاہیئے۔ ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک حاصل کریں۔

مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴